اللہ سبحانہ وتعالیٰ

اَلا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ط

یاد رکھو! اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔

(سورۂ رعد: آیت ۲۸)

حضرت مولانا وستانوی مدظلہٗ کی پُر سوز مجلسِ ذکر

مرتب

مولانا نظام الدین قاسمی

استاذ: جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم

اکل کوا، ضلع نندربار (مہاراشٹر)

تفصیلات

نام کتاب	:	حضرت مولانا دستانوی مدظلہ کی پُرسوز مجلسِ ذکر
نام مرتب	:	مولانا نظام الدین عبدالقیوم خاں قاسمی
سنِ اشاعت	:	۲۰۰۶ء
کمپوزنگ	:	محمد مہر علی قاسمی (دھنباد، جھارکھنڈ)، جامعہ اکل کوا
تعداد	:	۱۱۰۰
سن اشاعت دوم	:	۲۰۱۳ء
صفحات	:	۲۴

ملنے کے پتے

(۱) کتب خانہ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا

(۲) مولانا نظام الدین قاسمی، سیتامڑھی۔ استاذ/ جامعہ اکل کوا

Ph:8180963955

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	شمار
۶	عرض مرتب	۱
۷	کلمات مبارکہ (حضرت مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب مدظلہٗ العالی)	۲
۹	ذکر کی تعریف	۳
۹	ذکر کا مقصد	۴
۹	ذکر کی فضیلت، قرآن کی نظر میں	۵
۱۰	ذکر کی فضیلت، حدیث کی نظر میں	۶
۱۱	ذکر کی اہمیت، اکابرین کی نظر میں	۷
۱۱	ذکر کے سلسلے میں ہمارے اکابرؒ کے عجیب و غریب واقعات	۸
۱۴	ذکر کے فوائد و برکات	۹
۱۵	جامعہ میں ذکر کی مجلس کا قیام	۱۰
۱۵	حضرت وستانوی، اور اصلاحی تعلق	۱۱
۱۶	حضرت وستانوی، اور ذکر کی مجلس	۱۲
۱۷	ذکر کے بعد، دعا کا درد انگیز منظر	۱۳
۱۷	درود تنجینا، اور اس کی فضیلت	۱۴
۱۸	دعاءِ حاجت اور اس کی فضیلت	۱۵
۱۸	دعا کے بعد کے اوراد و وظائف	۱۶
۱۸	آیت الکرسی اور اس کی فضیلت	۱۷
۱۹	سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں، اور اس کی فضیلت	۱۸
۲۰	سورۂ اخلاص اور اس کی فضیلت	۱۹
۲۰	سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی فضیلت	۲۰
۲۱	صبح کی دعا، اور اس کی فضیلت	۲۱
۲۱	صفائی قلب کی دعاء	۲۲
۲۱	حضرت وستانوی کے ملفوظات وارشادات	۲۳

رشک کرتا ہے فلک ایسی زمیں پر اسعد
جس پہ دو چار گھڑی ذکر خدا ہوتا ہے

حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ
ناظم اعلیٰ مظاہر علوم، سہارن پور

اِنتساب

اُس صاحبِ دل کے نام، جس کی دل سوزی نے اِس رسالہ کو لکھنے پر آمادہ کیا، میری مراد حضرت وستانوی مدظلہٗ کی ذاتِ بابرکات ہے۔

(مولانا) نظام الدین قاسمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مرتب

ذکر کی فضیلت واہمیت پر بہت سی آیات وروایات شاہد ہیں، اسی لئے اکابرین کے یہاں اجتماعی وانفرادی ذکر کا بہت ہی اہتمام رہا ہے۔

الحمد للہ، جامعہ میں بھی بانیٔ جامعہ خادم القرآن حضرت مولانا غلام محمد وستانوی صاحب مدظلہٗ (خلیفۂ اجل حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندویؒ) کی سرپرستی میں ذکر بالجہر کی مجلس قائم ہے، جس میں بڑی تعداد میں طلباء، اساتذہ، واردین وصادرین شریک ہوتے ہیں، حضرت والا کی اس روحانی مجلس کو دیکھ کر دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ آپ کی مجلس کی ایک جھلک کتابی شکل میں مرتب کردی جائے تاکہ آپ کی ذات سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہوسکیں۔

کتابچہ کی ترتیب میں آپ کی مجلس ذکر سے پہلے، ذکر کے متعلق مختلف عناوین کے تحت بہت سی مفید باتیں بھی شامل کردی گئیں ہیں تاکہ ذکر کی طرف رغبت وشوق پیدا ہو۔

اللہ تعالیٰ میری اس مختصر سی کاوش کو قبول فرمائے اور آپ کے فیوض وبرکات سے ساری دنیا کو مالا مال فرمائے۔ آمین

نظام الدین خاں قاسمی
استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا

۳؍جون ۲۰۰۶ء

کلماتِ مبارکہ

حضرت مولانا سید ذوالفقار احمد صاحبؒ
شیخ الحدیث دار العلوم فلاح دارین ترکیسر گجرات

حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی جہاں جامعہ اکل کوا ضلع نندوربار صوبہ مہاراشٹر کی مشہور درسگاہ کے رئیس جامعہ ہیں اور دینی و دنیاوی تعلیم کے سلسلہ میں ان کی مساعی جمیلہ ملک اور بیرونِ ملک کے خاص وعام سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں وہیں موصوف سلوک وتصوف کے بھی شیدائی ہیں۔تمام موجودہ اور ماضی قریب کے بزرگانِ دین کی توجہ اور دعائیں ان کو حاصل رہی ہیں، شیخ طریقت حضرت مولانا زکریاؒ سے بیعت واصلاح کا تعلق رہا، مرحوم کے بعد عارف باللہ حضرت مولانا صدیق صاحب باندویؒ سے متعلق رہے اور خلافت واجازت سے سرفراز ہوئے۔الحمد للہ باندویؒ کی بڑی توجہ وستانوی سلمہٗ کو حاصل رہی۔مولانا وستانوی کی مجلسِ ذکر جو عموماً فجر کی نماز کے بعد جامعہ اکل کوا میں اور اسفار میں کسی بھی مسجد میں منعقد ہوتی ہے، جس میں طلباء ومدرسین اور متوسلین شرکت فرماتے ہیں چشتیہ کے طریق پر ذکرِ جہری فرماتے ہیں اور یہ ذکر اجتماعی طور پر ہوتی ہے۔آدھا گھنٹے کی یہ مجلسِ ذکر بڑی پُرکیف ہوتی ہے، ایک سماں بندھ جاتا ہے، مولانا پرسوز ودرد کی وہ کیفیت طاری ہوتی ہے جو تمام ذاکرین کے دلوں کو گرما دیتی ہے، ذکر واوراد آیات مقدسہ، اور پُرکیف اشعار، اور بعد میں رقت بھری دعا کی تاثیر ہر قلب کو بیدار، اور روح کو جلا بخشتی ہے، یہ خاکسار اگرچہ وستانوی سلمہٗ، کا استاد ہے؛ مگر میں خود وقتاً فوقتاً ان کی اجتماعی اور انفرادی مجلسِ ذکر میں شرکت کا شرف حاصل کیا ہوں اور اس کی لذّت کو اپنے اندر محسوس کر کے ان کے لئے دل سے بڑی دعائیں کی ہیں۔اللہ تعالیٰ مزید روحانی اور معنوی ترقیات سے نوازے۔آمین!
مشہور تابعی معبر رویاء محمد ابن سیرینؒ کے عادات واطوار، بے تکلفی، ظرافت کی اچھی خاصی

جھلک مولانا کی طبیعت میں پائی جاتی ہے، جنہوں نے محمد ابن سیرین کی سوانح اور مجالس پڑھی ہیں وہ اس کی تصدیق کریں گے۔

مولانا نظام الدین صاحب استاد جامعہ اکل کوا نے حضرت مولانا کی مجلس ذکر کی پُرکیفی اور اس سے طلبہ، اساتذہ اور مسترشدین کی فیض یابی نیز مجلسِ ذکر کے معمولات کی تسبیحات، اس میں پڑھی جانے والی آیات اور دعائیں واشعار نیز دعا کے پُر درد کلمات کو مع ترجمہ رواں دواں سلیس اور معنی خیز عبارت میں مرتب کیا ہے نیز مولانا کی بعض دلی تمناؤں کو جو مولانا اپنے طلبہ عزیز اور متوسلین سے عملاً چاہتے ہیں ملفوظات کے طور پر تحریر فرمایا ہے۔

میں مولانا نظام الدین صاحب کو اس مجلسِ ذکر کو قلمبند کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں تزکیۂ باطن اور راہِ سلوک کے خوگر لوگ اس رسالہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور ذکر کو حرزِ جان بنائیں آمین۔

میں نے پورا رسالہ ایک ہی نشست میں پڑھ لیا، بے پناہ خوشی ہوئی، کتاب کا نام یہ رکھیں تو مناسب رہے گا **"حضرت مولانا وستانوی مدظلہ کی پرسوز مجلسِ ذکر"**۔

خیر اندیش

خاکسار

ذوالفقار احمد غفرلہ

۲۰ر جولائی ۲۰۰۶ء

ذکر کی تعریف:

ذکر کا لفظ عربی اور اردو دونوں زبانوں میں استعمال ہوتا ہے، قرآن کریم میں اس کے مختلف معانی ہیں: (۱) نصیحت نامہ (۲) قرآن (۳) قیامت (۴) اللہ کی یاد۔ تصوّف کی اصطلاح میں اخیری معنیٰ مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی تحمید، تسبیح، تقدیس، تہلیل اور صفت وغیرہ بیان کرنا، یہی یہاں مطلوب ہے۔

ذِکر کا مقصد:

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ذکر کا مقصد تحریر فرماتے ہیں: ذکر کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان کے رگ رگ، ریشے ریشے سے گناہوں کا کھوٹ نکل جائے۔

جو اذکار بتلائے جاتے ہیں اور تزکیۂ نفس کی جو محنت کروائی جاتی ہے، اس کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ اس ذکر کے کرنے سے اندر ایسی کیفیت آجاتی ہے کہ دل منور ہو جاتا ہے؛ پھر اللہ تعالیٰ علوم ومعارف کی بارشیں کر دیا کرتے ہیں۔ (علمائے دیوبند کا تاریخی پس منظر)

ذکر کی فضیلت قرآن کی نظر میں:

(۱) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۝ — اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کا خوب کثرت سے ذکر کیا کرو۔ (سورۂ احزاب: آیت ۴۱)

(۲) فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۝ — جب تم نماز پوری کر چکو تو اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاؤ، کھڑے بھی بیٹھے بھی اور لیٹے بھی (کسی حال میں بھی اُس کی یاد اور اُس کے ذکر سے غافل نہ ہو۔ (سورۂ نساء: آیت ۱۰۳)

(۳) وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ۝ — اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔ (سورۂ عنکبوت: آیت ۴۵)

(۴) وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِیْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ — اور کثرت سے اپنے رب کو یاد کیجیے، اور صبح و شام تسبیح کیا کیجیے۔ (سورۂ آل عمران: آیت: ۴۱)

ذکر کی فضیلت، حدیث کی نظر میں:

(۱) عَنْ اَنَسٍ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا يَذْكُرُاللّٰهَ لَايُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ اِلَّا وَجْهَهٗ اِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَّكُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ • (اخرجہ احمد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو بھی لوگ اللہ کے ذکر کے لئے مجتمع ہوں، اور ان کا مقصود صرف اللہ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیئے گئے اور تمہاری برائیاں، نیکیوں سے بدل دی گئیں۔

---

(۲) عَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالَ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ • (اخرجہ احمد والترمذی)

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جنت کے باغوں پر گزرو تو خوب چرو۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ ذکر کے حلقے۔

---

(۳) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ؓ وَ اَبِىْ سَعِيْدٍ ؓ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَايَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ • (اخرجہ ابن ابی شیبہ واحمد ومسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدؓ دونوں حضرات اس کی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، ارشاد فرماتے تھے کہ جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو، فرشتے اس جماعت کو سب طرف سے گھیر لیتے ہیں۔ اور رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے، اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے، اور اللہ جل شانہٗ ان کا تذکرہ اپنی مجلس میں تفاخر کے طور پر فرماتے ہیں۔

ذکر کی اہمیت، اکابرین کی نظر میں:

ہمارے اکابرین میں ذکر کا بڑا اہتمام پایا جاتا تھا، حالت سفر ہو، یا حضر، ہمیشہ ذکر کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

حضرت شیخ تصوف کی اہمیت اور اکابرؒ کا اس کے ساتھ اشتغال کا ذکر فرماتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں۔ تصوف میرے اکابرؒ اور مظاہر علوم اور دارالعلوم کے اکابر کی جان رہی ہے، دونوں مدارس کے اکابر میں شاید ایسا کوئی نہ ہو جو کسی سے بیعت نہ ہوا ہو، اور ذکر و شغل میں کسی درجہ میں اشتغال نہ ہوا ہو۔ (آپ بیتی: ص/۲۱۰۔ تذکرۃ الشیخ: ص/۶۵)

حضرت مولانا گنگوہیؒ شیخ المشائخ ہونے کے بعد بھی ذکر بالجہر کرتے تھے، حضرت شیخ فرماتے ہیں: میں نے اپنے اکابر میں مولانا شاہ عبدالقادر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کو شدید بیماری سے کچھ پہلے تک اور شیخ الاسلام (حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ) اور اپنے چچا جان (حضرت مولانا الیاس صاحبؒ) کو دیکھا کہ بہت اہتمام سے ذکر بالجہر کرتے رہے۔

(تذکرۃ الشیخ: ص۶۴)

ذکر کے سلسلے میں ہمارے اکابرؒ کے عجیب وغریب واقعات:

(۱) ایک مرتبہ حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحبؒ (ناظم اعلیٰ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور) رائے پور خانقاہ تشریف لے گئے وہاں حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا: "یہ رائے پور بزرگوں کی بابرکت جگہ ہے" موجودین میں سے حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب نے فرمایا کہ حضرت تھانویؒ نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے، رائے پور کے پتّہ پتّہ سے تواضع ٹپکتی ہے اور حضرت مولانا الیاس صاحبؒ کا مقولہ ہے: "رائے پور کے پتّہ پتّہ سے ذکر اللہ کی آواز آتی ہے، اس پر حضرت مفتی مظفر حسین صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ حقیقت ہے کہ ذکر اللہ کی تاثیر ہر چیز پر ہوتی ہے، خواہ وہ جاندار ہو، یا غیر جاندار۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ ایک مرتبہ اپنے حجرہ میں ذکر فرما رہے تھے، آپ کے ذکر کے ساتھ مسلسل ایک آواز مسموع ہو رہی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت کے ذکر فرمانے کے ساتھ ساتھ کسی چیز کو زمین پر پٹخا جا رہا ہے، کسی نے جھانک کر دیکھا کہ ایک سانپ ہے جو حضرت کے اللہ اللہ کہتے وقت اپنا سر زمین پر مارتا ہے، دیکھئے سانپ بھی ذکر سے متاثر

ہورہا تھا، اس پر مفتی عبدالقیوم صاحب رائے پوری نے یہ واقعہ سنایا:

''کہ جس وقت حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ اور حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ دونوں حضرات (مالٹا) جیل میں تھے دونوں کے کمرے الگ الگ تھے شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کا روزانہ کا معمول تھا کہ حضرت شیخ الہندؒ کی خدمت کے لئے رات میں حاضر ہوتے درمیان میں دیوار تھی، اس سے چڑھ کر آتے تھے اور خدمت کر کے پھر واپس اپنے کمرے میں چلے جاتے تھے۔ جس انگریز نے ان حضرات کو جیل میں داخل کرایا تھا اس نے ایک روز حضرت شیخ الہند کے کمرے میں ایک سانپ چھوڑا کہ سانپ کاٹے گا اور یہ مر جائیں گے اس روز مولانا مدنیؒ حضرت کی خدمت میں تشریف لانے لگے تو حضرت شیخ الہند نے فرمایا: حسین احمد اس طرف مت آؤ یہاں سانپ ہے، لیکن حضرت مدنی حاضر ہوگئے تو حضرت شیخ الہند نے فرمایا حسین احمد ذکر کرو! مولانا مدنیؒ ذکر میں مشغول ہوگئے، ذکر کی آواز سن کر سانپ ایک جگہ کھڑا ہوگیا، کچھ دیر بعد وہ غائب ہوگیا، مولانا مدنیؒ حسب معمول خدمت کر کے اپنے حجرہ میں آگئے، تھوڑی دیر بعد سانپ پھر وہیں آگیا تو اس وقت حضرت شیخ الہند خود ذکر کرنے بیٹھ گئے، ذکر کے دوران سانپ اپنی جگہ سے ہٹ کر حضرت کے سامنے کھڑا ہوگیا، جس وقت حضرت کو ذکر کرتے کرتے جوش آیا تو سانپ کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ تجھ کو کیا ہوگیا، تو کیوں ذکر نہیں کرتا، یہ کہتے ہی فوراً سانپ کا سر ہلنے لگا اور وہ بھی ذکر میں مشغول ہوگیا، اس کے بعد وہ سانپ وہاں سے غائب ہوا، اور جا کر اسی انگریز کو کاٹا جس نے اس کو چھوڑا تھا۔'' (خطباتِ گجرات)

(۲) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اپنے زمانے کا ایک واقعہ لکھتے ہیں فرماتے ہیں میں شیخ الہندؒ کے پاس جلالین پڑھا کرتا تھا، ایک رات تکرار کرنے بیٹھا (تکرار طلبہ کے لئے ضروری ہے ''لکل شیء باب وباب العلم التکرار'') فرماتے ہیں ایک اشکال ایسا وارد ہوا وہ رفع ہی نہیں ہوتا تھا بڑی کوشش کی حتی کہ حاشیہ بھی دیکھا؛ پھر بھی سمجھ میں نہیں آیا اوروں سے بھی پوچھا پھر بھی سمجھ میں نہ آیا، اب چونکہ میں تکرار کرایا کرتا تھا اس لئے طلبہ نے کہا کہ میاں کل کا درس شروع ہونے سے پہلے اسے تم حضرت (شیخ الہندؒ) سے پوچھ لینا تا کہ پچھلا سبق کلیر ہوجائے (بات صاف ہوجائے) پھر اگلے سبق میں دشواری نہ ہو، میں نے ذمہ داری قبول کرلی، کہنے لگے صبح فجر کا وقت ہوا میں اپنی کتاب لے کر مسجد میں آگیا فجر کی نماز

پڑھی اور سلام پھیر کر میں جلدی اٹھا مگر حضرت شیخ الہندؒ جلدی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے جہاں وہ فجر کے بعد سے لے کر اشراق تک تخلیہ میں وقت گذارتے تھے جب میں دروازے پر پہونچا تو کنڈی بند پائی، مجھے بڑی کوفت ہوئی میں نے اپنے نفس کو بہت ہی بُرا بھلا کہا کہ تو نے سستی کی کہ حضرت اندر چلے گئے اب وہ اشراق پڑھ کر باہر نکلیں گے اور بعد میں سبق پوچھنے کا وقت ہی نہیں رہے گا میں نے سوچا کہ اب نفس کو سزا دینی چاہئے وہ سخت ٹھنڈی کا موسم تھا میں نے کہا یہیں باہر کھڑے رہ کر انتظار کروں تا کہ جب حضرت باہر نکلیں تو فوراً پوچھ لیا جائے اور سبق سے پہلے پوچھنے کا کام مکمل ہو جائے، فرماتے ہیں میں باہر کھڑا ہو گیا اور حالت میری یہ تھی کہ میں ٹھنڈی سے ٹھٹھر رہا تھا میں نے سنا کہ اندر سے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کے ضرب لگانے کی آواز آرہی تھی حضرت ذکر کر رہے تھے اور فرماتے ہیں کہ عجیب بات یہ تھی کہ ذکر حضرت کر رہے تھے اور مزا مجھے آرہا تھا ایسا ذکر تھا، یہاں تک کہ ذکر کی لذت میں مجھے پھر سردی کا احساس بھی نہ رہا لیکن جب حضرت نے دروازہ کھولا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ سردی کے اس موسم میں حضرت نے اس شدومد کے ساتھ ذکر کیا تھا کہ جب دروازہ کھولا تو پیشانی پر پسینے کے قطرے نظر آرہے تھے کہنے لگے کہ حضرت نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ اشرف علی تم یہاں کیسے؟ عرض کیا کہ حضرت ایک اشکال وارد ہوا ہے۔ اس کا جواب آپ سے پوچھنا ہے، حضرت نے فرمایا: کہ کونسی جگہ، تو میں نے کتاب کھولی حضرت نے وہیں کھڑے کھڑے تقریر فرمانی شروع کر دی، جب حضرت نے تقریر شروع کی تو میں حیران رہ گیا کہ نہ الفاظ مانوس تھے اور نہ معانی سمجھ میں آرہے تھے، ایسا کلام فرمارہے تھے کہ کچھ سمجھ میں نہ آیا، بات ختم کرنے پر پھر فرمایا: اشرف علی کچھ سمجھ میں آیا؟ (اب میں نے اپنے دل میں کہا کہ حضرت تھوڑا نزول فرمائیے تا کہ ہمیں بھی بات سمجھ میں آئے) میں نے کہا حضرت بات سمجھ میں نہیں آئی، جب حضرت نے یہ سنا تو وہیں کھڑے کھڑے دوبارہ تقریر شروع کر دی، کہنے لگے اب کی بار جو تقریر کی اس کے الفاظ تو کچھ مانوس سے لگے لیکن معنیٰ اب بھی پلے نہیں پڑ رہے تھے، دوسری مرتبہ حضرت نے پھر پوچھا کہ سمجھے؟ میں نے پھر عرض کیا کہ حضرت میں تو نہیں سمجھ سکا تو فرمانے لگے کہ اچھا اشرف علی! میرے اس وقت کی باتیں تمہاری سمجھ سے بالاتر ہیں کسی اور وقت میں مجھ سے پوچھ لینا، یہ کہہ کر حضرت چلے گئے، فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ اتنا ذکر کا اہتمام کرتے تھے اور اس کی وجہ سے اس وقت معارف کا اتنا نزول ہوتا تھا کہ ایک

مضمون کو کئی رنگ سے باندھتے تھے جو طلبہ کی استعداد سے بھی بالاتر ہوا کرتا تھا۔

(دوائے دل:۱۴۱)

(۳) جب حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے دہلی میں "ادارۃ المعارف" قائم فرمایا، تو اُس وقت وہ تھانہ بھون آئے اور آکر فرمایا: کہ میں علامہ شبلی نعمانی سے ملا، اُنہوں نے مسلمانوں کی عام بے راہ روی، پریشانی اور مبتلائے آفات ہونے کا تذکرہ کیا، میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ کے ذہن میں قوم کی اصلاح کی تدبیر کیا ہے؟ علامہ شبلیؒ نے فرمایا کہ قوم کی اصلاح صرف وہ لوگ کرسکتے ہیں جن کا قوم پر مکمل اثر ہو، اور یہ اثر بغیر تقدس کے نہیں ہوسکتا، اور تقدس بغیر تقویٰ اور کثرتِ عبادت اور کثرت، بغیر ذکر اللہ کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہ علامہ شبلیؒ کی رائے ہے۔ جو بڑے جدت پسند آدمی ہیں، لیکن رائے یہ ہے کہ قوم کی اصلاح اُنہی لوگوں سے ہوسکتی ہے جن میں تقدس ہو، جن میں تقویٰ، طہارت، ذکر اللہ اور عبادت ہو، اور اِس تقدس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اعتقاد پیدا ہوجاتا ہے، اور قوم ان کی بات مانتی ہے۔ یہ بات انہوں نے بہت تجربہ کی کہی ہے، جہاں کہیں لوگوں کی اصلاح ہوئی ہے، وہ اِنہی لوگوں کے ذریعہ سے ہوئی ہے۔ جن کا اپنا عمل صحیح ہو، ورنہ چاہے کتنا بڑا محقق عالم آدمی ہو، کتنی لمبی چوڑی تقریریں کرتا ہو، وہ سب ہوا میں اُڑ جاتی ہیں، اِس کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔

(دلچسپ انوکھے واقعات: ص ۱۰۱)

ذکر کے فوائد و برکات:

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ نے اپنی کتاب فضائل ذکر میں حافظ ابن قیمؒ کی کتاب الوابل الصیب سے ذکر کے اُناسی (۷۹) فوائد ذکر کیے ہیں، اس میں سے چند یہاں لکھے جاتے ہیں: (۱) ذکر شیطان کو دفع کرتا ہے، اور اس کی قوت کو توڑتا ہے۔ (۲) اللہ جل جلالہٗ کی خوشنودی کا سبب ہے۔ (۳) دل سے فکر و غم کو دور کرتا ہے۔ (۴) دل میں فرحت، سرور اور انبساط پیدا کرتا ہے۔ (۵) بدن کو اور دل کو قوت بخشتا ہے۔ (۶) چہرے اور دل کو منور کرتا ہے۔ (۷) رزق کو کھینچتا ہے۔ (۸) ذکر کرنے والے کو ہیبت اور حلاوت کا لباس پہناتا ہے یعنی اس کے دیکھنے سے رعب پڑتا ہے اور دیکھنے والوں کو حلاوت نصیب ہوتی ہے۔ (۹) اللہ کی معرفت کا دروازہ کھلتا ہے۔ (۱۰) دل کو زندہ کرتا ہے۔ (۱۱) دل اور روح کی روزی ہے، اگر ان دونوں کو اپنی روزی نہ ملے تو ایسا ہے جیسا کہ بدن کو

اس کی روزی (یعنی کھانا) نہ ملے۔ (۱۲) دل کو زنگ سے صاف کرتا ہے۔ (۱۳) لغزشوں اور خطاؤں کو دور کرتا ہے۔ (۱۴) جو شخص راحت میں اللہ کا ذکر کرتا ہے، اللہ جل جلالہٗ مصیبت کے وقت اس کو یاد کرتا ہے۔ (۱۵) اللہ کے عذاب سے نجات کا ذریعہ ہے۔ (۱۶) سکینہ اور رحمت کے اترنے کا سبب ہے، اور فرشتے ذکر کرنے والے کو گھیر لیتے ہیں۔ (۱۷) اس کی برکت سے زبان چغل خوری جھوٹ بدگوئی اور لغو گوئی سے محفوظ رہتی ہے۔ (۱۸) ذکر کی مجلسیں فرشتوں کی مجلسیں ہیں، غفلت کی مجلسیں شیطان کی مجلسیں ہیں، اب آدمی کو اختیار ہے جس قسم کی مجلسوں کو چاہے پسند کرے اور ہر شخص اسی کو پسند کرتا ہے جس سے مناسبت رکھتا ہے۔ (۱۹) قیامت کے دن حسرت سے محفوظ رکھتا ہے۔ (۲۰) ذکر شکر کی جڑ ہے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا وہ شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ جل جلالہٗ سے عرض کیا کہ آپ نے مجھ پر بہت احسانات کئے ہیں مجھے طریقہ بتا دیجئے کہ میں آپ کا بہت شکر ادا کروں۔ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ جتنا بھی تم میرا ذکر کرو گے اتنا ہی شکر ادا ہوگا۔ (فضائل ذکر)

جامعہ میں ذکر کی مجلس کا قیام:

۱۹۹۲ء میں حضرت مولانا ہاشم بن حسن صاحب جوگواڑی مدظلہٗ (بانی دار العلوم زکریا جوگواڑ گجرات، وخلیفۂ اجل حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ، مقیم حال لندن) نے ذکر بالجہر کی مجلس کا افتتاح فرمایا، جب سے آج تک حضرت رئیس الجامعہ کی رہنمائی میں جاری وساری ہے۔

حضرت وستانوی، اور اصلاحی تعلق:

حضرت وستانوی مدظلہٗ کا اصلاحی تعلق ابتداء حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا صاحب کاندھلویؒ سے رہا (حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کے اجل خلفاء میں تھے) ۱۹۸۲ء میں جب حضرت شیخ الحدیثؒ کا انتقال ہوگیا تو آپ نے حضرت مولانا صدیق احمد باندویؒ سے رجوع فرمایا اور آپ ہی سے اجازت وخلافت حاصل ہوئی، حضرت باندویؒ، حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ (ناظم مظاہر علوم سہارنپور) کے معزز خلفاء میں تھے، اور حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلفاء میں

تھے، اس طرح آگے چل کر حضرت وستانوی کا سلسلہ چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سُہر وردیہ، چاروں سے جا کر مل جاتا ہے۔

حضرت وستانوی اور ذکر کی مجلس:

آپ کی مجلس ذکر بڑی پُر کیف ہوتی ہے، فجر کی نماز کے بعد مسجد میمنی کی پہلی صف میں محراب سے متصل ذکر بالجہر کی مجلس منعقد ہوتی ہے، آپ کی مجلس میں اساتذۂ کرام، آپ کے مریدین و متوسلین، دورۂ حدیث کے طلباء، اور واردین وصادرین کا ایک بڑا مجمع رہتا ہے۔ آپ کے ذکر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے تین مرتبہ درود شریف پڑھتے ہیں، اس کے بعد دوازدہ تسبیح کا ورد بلند آواز سے کرتے ہیں (دوازدہ تسبیح یعنی دوسومرتبہ لَاإِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ، چارسومرتبہ إِلَّا اللّٰهُ، چھ سومرتبہ اَللّٰهُ اَللّٰهُ، اور سومرتبہ اَللّٰهُ) آپ کی آواز کے ساتھ ہی پورا مجمع اَللّٰـه کے ذکر میں سرشار ہو جاتا ہے، یہ سلسلہ تقریباً ۲۵ر سے لے کر ۳۰ر منٹ تک چلتا ہے، تسبیح پوری ہونے کے بعد "اِلٰهِیْ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَ رِضَاکَ مَطْلُوْبِیْ"، اور حضرت شیخ سعدیؒ کے وہ اشعار جو کریما کے شروع میں درج ہیں، بہت ہی درد بھرے انداز میں پڑھتے ہیں، وہ اشعار یہ ہیں:

کریما بہ بخشائے بر حال ما — کہ ہستم اسیرِ کمند ہوا
نداریم غیر از تو فریاد رَس — توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
نگہدار ما را ز راہ خطا — خطا در گزار و صوابم نُما

ترجمہ:(۱) اے کریم! تو ہمارے حال پر رحم فرما
چوں کہ میں خواہشاتِ نفسانی کے جال کا قیدی ہوں

ترجمہ:(۲) ہم تیرے سوا کسی کو فریاد رس نہیں رکھتے
صرف تو ہی گنہگاروں کے گناہوں کو بخشنے والا ہے اور بس

ترجمہ:(۳) غلط راستے سے ہماری حفاظت فرمائیے
غلطی کو دَرگزر فرمائیے، اور ہمیں درست راستہ دکھائیے

ذکر کے بعد دعا کا دردانگیز منظر:

اشعار کے بعد دعاء کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں، اولاً درود ابراہیم، اس کے بعد درود تنجینا؛ پھر دعاءِ حاجت اور مختلف دعائیں جو احادیث میں منقول ہیں پڑھتے ہیں؛ پھر پوری امت کے لئے درد و کرب کے ساتھ دعائیں مانگتے ہیں، آپ کی دعا میں ایک عجیب درد اور کشش ہوتی ہے جو ہر وارد و صادر کو متاثر کئے بغیر نہیں رہتی، خصوصاً اس وقت جب کہ دورۂ حدیث کے طلبہ کے لئے آپ اِس طرح کے جملے ارشاد فرماتے ہیں کہ یا اللہ میرے ان لاڈلوں کو کسی کا محتاج نہ بنا، میرے اِن بچوں کو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے والا نہ بنا، تو دورے کے طلبہ کی سسکیاں بندھ جاتی ہے، اخیر میں درود پڑھ کر دعائیہ مجلس ختم فرماتے ہیں، آپ کی دعاء میں درود تنجینا اور دعاء حاجت کی بڑی اہمیت ہے، طلباء کو بھی یاد کرنے کی تاکید فرماتے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ دونوں دعائیں مع فضیلت کے لکھی جاتی ہیں۔

صلٰوۃ تُنَجِّیْنَا اور اس کی فضیلت:

(۱) "مناھج المحسنات شرح دلائل الخیرات" میں لکھا ہے کہ ابن فاکہانی نے اپنی کتاب فجر منیر میں ذکر کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ نابینا تھے، انہوں نے اپنا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا میں اس میں تھا، اس وقت مجھ کو غنودگی سی معلوم ہوئی، اسی حالت میں جناب فخرِ موجودات، حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرمایا کہ ہزار بار اس کو جہاز والے پڑھیں، ہنوز (ابھی) تین سو پر نوبت نہیں پہنچی تھی کہ جہاز ڈوبنے سے نجات پائی، اور ساحلِ مقصود پر پہنچ گیا۔ (مجموعہ اوراد وظائف: ۱۸۰)

(۲) شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ درود تنجینا کو آفات سے تحفظ کے لئے بعد عشاء ستر مرتبہ پڑھنے کو فرمایا کرتے تھے۔ (مکتوبات: ص۹۵)

درود "تُنَجِّیْنَا" یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَ الْآفَاتِ، وَ تَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ، وَ تُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ، وَ تَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ عَلَی الدَّرَجَاتِ، وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ، مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۰

دعاءِ حاجت اور اُس کی فضیلت:

حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے اللہ سے کوئی حاجت ہو، یا کسی بندہ سے کوئی حاجت ہو تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے؛ پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور پھر اللہ سے یوں دعا مانگیں: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِي الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، نَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَ لَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَ لَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ، وَ لَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

دعاء کے بعد کے اوراد و وظائف:

دعا کے بعد بلند آواز سے کچھ وظائف پڑھے جاتے ہیں ایک مرتبہ آیۃ الکرسی ایک مرتبہ، سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں اور تین بار سورۂ اخلاص، ایک بار سورۂ فلق، ایک بار سورۂ ناس، تین مرتبہ صبح کی دعا، اور تین مرتبہ صفائی قلب کی دُعاء۔ اب ترتیب سے سارے اوراد اور اس کی فضیلتیں لکھی جاتی ہیں۔

آیۃ الکرسی اور اُس کی فضیلت:

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۵ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ج وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ج وَ لَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۔

یہ آیت قرآنِ کریم کی عظیم ترین آیت ہے، احادیث میں اس کے بڑے فضائل وبرکات مذکور ہیں، چند یہاں درج کی جاتی ہیں: (۱) حضرت ابوذرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں عظیم ترین آیت کونسی ہے؟ فرمایا: آیۃ الکرسی۔ (۲) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سورۂ بقرہ میں ایک آیت ہے جو سیدۂ آیات القرآن ہے، وہ جس گھر میں پڑھی جائے شیطان اس سے نکل جاتا ہے۔ (۳) نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کے لئے بجز موت کے کوئی مانع نہیں ہے یعنی موت کے بعد فوراً وہ جنت کے آثار اور راحت و آرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔ (معارف القرآن، ج/۱ص:۶۱۴)

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں اور اُس کی فضیلت:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ۚ وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ وَ ارْحَمْنَا ۚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

احادیث صحیحہ معتبرہ میں اِن آیتوں کے بڑے بڑے فضائل مذکور ہیں: (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس شخص نے رات کو یہ آیتیں پڑھ لیں تو یہ اس کے لئے کافی ہیں۔ (۲) ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو آیتیں جنت کے خزائن میں سے نازل فرمائی ہیں جس کو تمام مخلوق کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے خود رحمٰن نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا تھا، جو شخص ان کو عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لے تو وہ اس کے لئے قیام اللیل یعنی تہجد کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ (۳) مستدرک حاکم اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے سورۂ بقرہ کو ان دو آیتوں پر ختم فرمایا ہے جو مجھے اس خزانہ خاص سے عطا فرمائی ہیں جو عرش کے نیچے ہے، اس لئے تم خاص طور پر ان آیتوں کو سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو سکھاؤ۔

(معارف القرآن: ج/۱ص۶۹۴)

سورۂ اخلاص اور اس کی فضیلت: (۳ بار)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۰ أَللّٰهُ الصَّمَدُ ۰ لَمْ يَلِدْ ۰ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۰ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ۰

(۱) امام احمد نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ مجھے اس سورت یعنی (سورۂ اخلاص) سے بڑی محبت ہے آپ نے فرمایا کہ اس کی محبت نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا۔ (ابن کثیر)

(۲) ترمذی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ: سب جمع ہو جاؤ میں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا جو جمع ہو سکتے تھے جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الخ" کی قرأت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ یہ سورت ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(۳) نسائی نے ایک طویل حدیث میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو شخص صبح اور شام قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور مُعَوَّذَتَيْنِ پڑھ لیا کرے تو یہ اس کے لئے کافی ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ یہ اس کو ہر بلا سے بچانے کے لئے کافی ہے۔

(ابن کثیر) (معارف القرآن: ج۸/ص۸۴۳)

سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی فضیلت: (ایک بار)

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۰ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۰ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۰ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۰ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۰

سورۂ ناس (ایک بار):

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۰ مَلِكِ النَّاسِ ۰ اِلٰهِ النَّاسِ ۰ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۰ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۰ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۰

(۱) صحیح مسلم میں حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کچھ خبر ہے کہ آج کی رات اللہ نے مجھ پر ایسی آیات نازل فرمائی ہیں کہ ان کی مثل نہیں دیکھی یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ اور۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۰

(۲) ایک دوسری روایت انہی حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو معوذتین پڑھائی اور پھر مغرب کی نماز میں اِنہی دونوں سورتوں کی تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا کہ ان سورتوں کو سونے کے وقت بھی پڑھا کرو اور پھر اٹھنے کے وقت بھی۔ (رواہ النسائی)

(۳) اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی بیماری پیش آتی تو یہ سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دَم کر کے سارے بدن پر پھیر لیتے تھے، پھر جب مرض وفات میں آپ کی تکلیف بڑھی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ کے ہاتھوں پر دم کر دیتی تھی آپ اپنے تمام بدن پر پھیر لیتے تھے، میں یہ کام اس لئے کرتی تھی کہ حضرت کے مبارک ہاتھوں کا بدل میرے ہاتھ نہ ہو سکتے تھے۔ (رواہ الامام مالک)

(معارف القرآن: ج۸/ص۸۴۷)

صبح کی دعاء اور اس کی فضیلت (۳/بار):

بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسۡمِهٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ وَ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ•

(۱) حدیث میں ہے کہ جو شخص ہر صبح اور ہر شام یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے، اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی۔ (ترمذی ج۲/ص۱۷۴)

(۲) ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اس پر کوئی ناگہانی آفت نہیں آتی۔ (ابوداؤد: ج۲/ص۳۴۴)

صفائی قلب کی دعاء (۳/مرتبہ):

اَللّٰهُمَّ طَهِّرۡ قُلُوۡبَنَا مِنَ النِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَ سُوۡءِ الۡاَخۡلَاقِ•

حضرت وستانوی مدظلہ العالی کے ملفوظات وارشادات:

اوراد مکمل ہونے کے بعد دورۂ حدیث کے طلباء سے خصوصاً، اور عام مجلس سے عموماً خطاب فرماتے ہیں جس میں بڑی قیمتی باتیں ہوتی ہیں، آپ کی گفتگو کا زیادہ تر حصہ اصلاحِ نفس پر مشتمل ہوتا ہے، آپ کے چند ملفوظ نقل کئے جاتے ہیں۔

ملفوظ (۱): آپ نے قرآن کریم کی آیت "وَ مَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ • اِنَّ النَّفۡسَ

لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ " کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا جب اپنے وقت کا نبی اپنے نفس کے بارے میں اس طرح کہہ سکتا ہے، تو ہما شما کا کیا حال ہوسکتا ہے، اس لئے اپنے نفس سے اپنے آپ کو مطمئن نہیں رہنا چاہئے، بلکہ ہمیشہ اصلاحِ نفس کی فکر کرتے رہنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے۔

ملفوظ (۲) : آپ نے ذاکرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ: چھوٹی چھوٹی دعاؤں کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے، یہ ایٹمی طاقت کی حیثیت رکھتی ہیں، آپ اپنے دلوں میں دعا کی عظمت بٹھائیں اور اس کو یاد کریں۔

ملفوظ (۳) : آپ نے فرمایا کہ: عوام کے سامنے دین کو آسان کر کے پیش کرنا چاہئے تا کہ وہ دین کی طرف راغب ہوں، فرمایا: "أَلدِّیْنُ یُسْرٌ" دین آسان ہے آپ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کے واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملک یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو وصیت فرمائی: "یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، بَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا"۔

اے معاذ! تم لوگوں کے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنا، تنگی کا معاملہ نہ کرنا، تم خوشخبری دینا، نفرت مت دلانا۔

ملفوظ (٤): آپ نے ایک بار ارشاد فرمایا کہ: آپ سب کو سوشل ورکر ہونا چاہئے یعنی سماج میں رہ کر ان کی خدمت کرنی چاہئے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بہترین سوشل ورکر تھے، آپ ہر ایک کی خبر گیری کرتے تھے۔

ملفوظ (۵): آپ نے فرمایا: سلام کرنا سنت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "أَفْشُوْا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ" آپس میں سلام کو رواج دو، اس لئے سلام کو پھیلانا چاہئے، آپ نے فرمایا کہ جب میں اکل کوا آیا تو سب سے زیادہ اس بات سے متاثر ہوا کہ ہر بوڑھا، جوان، بچہ، مرد، عورت، سبھی کو سلام کرتے ہوئے پایا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ حضرت کے ملفوظات وارشادات جمع کئے جائیں تا کہ پوری امت اُس سے مستفید ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی قدر دانی نصیب فرمائے اور ان کا سایہ ہم پر تادیر قائم رکھے۔ (آمین)

آپ کے اسفار بکثرت ہوتے ہیں، اس لئے آپ کی عدم موجودگی میں جامعہ کے استاذِ فقہ مفتی محمد اسحاق صاحب ناگپوری مجلسِ ذکر کی نیابت فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے فیض کو بھی عام فرمائے اللہ تعالیٰ ہماری اس تحریر کو قبول فرما کر دارین میں بہترین بدلہ نصیب فرمائے۔ (آمین)

و ماتوفيقي إلا بالله عليه توكلت و إليه أُنيب

نظام الدین قاسمی
۱۹/۲/۲۰۰۶ء

بحمد الله

اللہ اللہ ہے تو یارو! جان ہے
ورنہ یارو! جان بھی بے جان ہے

ذکر الٰہی میں فتنوں سے حفاظت ہے

آج ہمارے مدارس میں ساری خرابیاں اسٹرائک وغیرہ سب اسی خانقاہی زندگی کی کمی سے پیش آرہی ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر زمین میں

اللہ اللہ

کہنے والے ختم ہو جائیں تو قیامت آجائے گی، یہی حال مدرسوں کی بقاء کا ہے، اللہ کا نام خواہ کتنی ہی بے توجہی سے لیا جائے، اثر کئے بغیر نہیں رہتا، اللہ اللہ کرنے کے سلسلہ کو بڑھاؤ، اللہ کا نام جہاں کثرت سے لیا جائے گا وہاں فتنہ نہ ہوگا، اللہ کا ذکر حوادث و فتن میں سدِّ سکندری ہے۔

(حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریہ کاندھلویؒ)

مرتب کی دیگر کتابیں

(۱)	تذکرۂ اکابر	مطبوعہ
(۲)	اشاعتی اردو قاعدہ	مطبوعہ
(۳)	چہل ربنا	مطبوعہ
(۴)	چہل اللھم	مطبوعہ
(۵)	ترجمہ منتخب آیات قرآنی	مطبوعہ
(۶)	حضرت مولانا دستانوی مدظلہٗ کی پُرسوز مجلسِ ذکر	مطبوعہ
(۷)	اخلاق الصالحین	غیر مطبوعہ
(۸)	رہنمائے معلمین	غیر مطبوعہ
(۹)	تقریرِ نظامی دربیان حسن انسانی	غیر مطبوعہ
(۱۰)	قرآنی کوئز	غیر مطبوعہ
(۱۱)	ہمارے اکابر، اور مدارس کے مال میں احتیاط	زیرِ ترتیب
(۱۲)	سیرت کوئز	زیرِ ترتیب